بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صومُ المسلمین

مؤلفہ
مسعُود احمد
امیر جماعت المسلمین

جماعتُ المسلمین

کاتب .... عبدالحفیظ

اشاعت .... پنجم

تعداد .... ایک ہزار

سال طباعت :- ..... ۱۹۹۷ء، ۱۴۱۸ھ

نوٹ

اس کتاب میں جن کتب کا حوالہ دیا گیا ہے ان کے متعلق ضروری معلومات درج ذیل ہے :-

۱۔ صحیح بخاری مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی واولادہ بمصر (۱۳۷۷ھ)

۲۔ صحیح مسلم مطبوعہ عیسی البابی الحلبی وشرکائہ بمصر۔

۳۔ ابوداؤد مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی۔

۴۔ نسائی مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ دہلی۔

۵۔ ترمذی مع اردو ترجمہ مطبوعہ مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ (۱۹۲۹ء)

۶۔ ابن ماجہ مطبوعہ مطبع التازیہ بمصر۔

۷۔ صحیح ابن خزیمۃ مطبوعہ المکتب الاسلامی۔ بیروت

۸۔ دارقطنی مطبوعہ مطبع انصاری دہلی۔

۹۔ "بلوغ" سے مراد بلوغ الامانی شرح الفتح الربانی ہے۔ الفتح الربانی، مسند امام احمد کی تبویبی ترتیب ہے جو علامہ احمد عبدالرحمٰن البنا الساعاتی نے مرتب کی ہے۔ اس کی شرح بلوغ الامانی بھی انہی کی تصنیف ہے (مطبوعہ بمصر ۱۳۷۱ھ)

۱۰۔ "مرعاۃ" سے مراد مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ہے۔ یہ شرح ابوالحسن عبیداللہ مبارکپوری کی تصنیف ہے (مطبوعہ المکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل، شیخوپورہ، پاکستان ۱۳۸۲ھ)

۱۱۔ "التعلیقات" سے مراد التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ہے (مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت ۱۳۹۹ھ)

۱۲۔ "نیل" سے مراد نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ہے (مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی واولادہ بمصر ۱۳۴۷ھ)

۱۳۔ "فتح" سے مراد فتح الباری شرح صحیح بخاری ہے (مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی واولادہ بمصر ۱۳۷۸ھ)

نوٹ

اس کتاب میں ہر جگہ صوم سے مراد وہ عبادت ہے جسے عرف عام میں روزہ کہتے ہیں۔

فہرست مضامین

جماعت المسلمین

مرکز جماعت المسلمین، گیلان آباد ملیر توسیعی کالونی کراچی
فون 407524 فیکس: 4507305

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صوم المسلمین

صوم کے معنی "رک جانے" کے ہیں اصطلاح شرع میں اس کے معنی کھانے، پینے اور جماع سے رک جانے کے ہیں[1]

(نوٹ: صوم کی جمع صیام ہے)

فرض صیام (یعنی وہ صیام جو ضروری ہیں)

رمضان کے مہینہ کے صیام فرض ہیں۔ جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اُسے چاہیئے کہ اس مہینہ میں صیام رکھے[2]

---

[1] قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: فَالْئٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ (البقرۃ - ۱۸۷)

[2] قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ (البقرۃ - ۱۸۵)

رمضان کے فضائل

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنّت کے، رحمت کے اور آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین جکڑ دئے جاتے ہیں [1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان جزء ۳ صـ۳۲ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل شہر رمضان جزء اول صـ۴۳۶) و فی روایۃ فتحت ابواب السماء (صحیح بخاری باب ھل یقال رمضان ۳/۳۲) وفی روایۃ فتحت ابواب الرحمۃ (صحیح مسلم ۱/۴۳۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین (صحیح بخاری باب ھل یقال رمضان ۳/۳۲ وصحیح مسلم باب فضل شہر رمضان ۱/۴۳۶ الا ان مسلما ردی ابواب الرحمۃ بدل ابواب السماء) وفی روایۃ تغل فیہ مردۃ الشیاطین (نسائی کتاب الصیام باب فضل شہر رمضان جزء اول صـ۲۳۰ واسنادہ صحیح۔ مرعاۃ جلد۴ صـ۲)

رمضان کا مہینہ بابرکت مہینہ ہے۔ اسی مہینہ میں قرآن مجید نازل ہوا۔ اس مہینہ میں ایک رات ہے جو بڑی قدر و منزلت والی، بہت بابرکت اور امن و سلامتی والی ہے۔ یہ رات ہزار مہینے سے افضل ہے [1]

اس مہینہ میں ہر رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے خیر کے متلاشی آگے بڑھ اور اے بُرائی کے متلاشی باز آجا۔ اس مہینہ میں ہر رات کو اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے [2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ: "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (البقرة - ۱۸۵) قال اللہ تبارک وتعالےٰ: اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (الدخان - ۳) قال اللہ تبارک وتعالےٰ: اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ (انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم رمضان شہر مبارک (نسائی، کتاب الصیام باب فضل شہر رمضان جزء اول صفحہ ۲۳ واسنادہ صحیح - مرعاۃ جزء ۴ صفحہ ۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وینادی منادیا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقآء من النار وذٰلک کل لیلۃ (ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی فضل شہر رمضان جزء اول صفحہ ۲۱۲ والحاکم ۱/۴۲۱ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۴ صفحہ ۱۹۹)

صوم کا مقصد

صوم کا مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے [۱]

صوم کے فضائل

صوم ڈھال ہے۔ صائم کے منہ کی خوشبو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ صوم خالص اللہ تعالےٰ کے لئے ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ ہی اس کا اجر دے گا [۲]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالےٰ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ (البقرۃ ۱۸۳)

[۲] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنۃ .... والذی نفسی بیدہٖ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ تعالےٰ من ریح المسک (قال اللہ تعالےٰ) یترک طعامہ وشرابہ وشھوتہ من اجلی، الصیام لی وأنا اجزی بہ والحسنۃ بعشر امثالھا (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم جزء ۳ صـ۳۱ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام جزء اول صـ۳۶۵)

جنّت میں ایک دروازہ ہے جسے ریّان کہتے ہیں اس میں سے صرف صائمؔ داخل ہوں گے، دوسرا کوئی داخل نہیں ہوگا [1]

ہر نیکی کا بدلہ دس گُنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے سوائے صوم کے۔ صوم کے ثواب کا تو بس اللہ تعالےٰ ہی کو علم ہے کہ کتنا دیا جائے گا [2]

صائم کے لئے دو خوشیاں ہیں: ایک تو اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا [3]

---

[1] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ بابا یقال لہ الریّان یدخل منہ الصائمون یوم القیٰمۃ لایدخل منہ احد غیرھم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین جزء ۳ ص۳۲ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام جزء اول ص۴۶۶)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ عشر امثالھا الی سبعمائۃ ضعف قال اللہ عز وجل الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی (صحیح مسلم کتاب الصوم باب فضل الصیام جزء اول ص۴۶۵ وص۴۶۶) وفی روایۃ والحسنۃ بعشر امثالھا (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم جزء ۳ ص۳۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصائم فرحتان یفرحھما: اذا افطر فرح واذا لقی ربہ فرح بصومہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم جزء ۳ ص۳۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام جزء اول ص۴۶۵)

جس شخص نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں ایک دن صوم رکھا اللہ تعالیٰ اس صوم کی بدولت اس کے چہرہ کو دوزخ سے ستّر سال کی مسافت کے برابر دور کر دے گا [۱]

رمضان کی ابتداء و انتہاء اور رؤیت ہلال

ہر مہینہ کی طرح رمضان کا مہینہ بھی کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۳۰ دن کا [۲]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ بعّد (وفی مسلم باعد) اللہ وجہہ (وفی روایۃ لمسلم بذلک الیوم) عن النار سبعین خریفًا (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب فضل الصوم جزء ۴ صـ۳۲ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام فی سبیل اللہ جزء اول صـ۳۶۶)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر ھکذا وھکذا یعنی مرۃً تسعۃً وعشرین ومرۃ ثلاثین صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الہلال فصوموا جزء ۳ صـ۳۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر ھکذا وھکذا وھکذا وعقد الابہام فی الثالثۃ والشہر ھکذا وھکذا وھکذا یعنی تمام ثلاثین (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیۃ الہلال جزء اول صـ۳۴۷)

رمضان کے مہینہ کی ابتدا رچاند دیکھ کر کرے اور اس کا اختتام بھی چاند دیکھ کر کرے یعنی چاند دیکھ کر صیام رکھنے شروع کرے اور چاند دیکھ کر ہی صیام رکھنے بند کر دے [1]

شعبان کی تاریخوں کی نگرانی کرے تاکہ رمضان کی ابتدا رمعلوم کرنے میں غلطی نہ ہو [2]

اگر شعبان کی ۲۹ رتاریخ کو چاند نظر آجائے تو اگلے دن سے صیام رکھنا شروع کر دے اور اگر ۲۹ رشعبان کو چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن روزہ نہ رکھے بلکہ شعبان کے ۳۰ دن پورے کرے پھر اگلے دن سے صیام رکھنے شروع کرے [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروا الھلال و لا تفطروا حتی تروہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء ۳ ص ۳۴ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیۃ الھلال جزء اول ص ۳۴۶ واللفظ للبخاری)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم لرؤیۃ رمضان (ابوداؤد کتاب الصوم باب اذا اغمی الشہر جلد اول ص ۳۲۵ وسندہ صحیح۔ نیل ۴/۱۹۴)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیۃ وافطروا لرؤیتہ فان غبی علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء ۳ ص ۳۵)

اگر ۲۹ رمضان کو چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن افطار نہ کرے بلکہ رمضان کے ۳۰ دن پورے کرے پھر افطار کرے ؎۱

چاند دیکھ کر صیام شروع کرنے اور چاند دیکھ کر افطار کرنے کی شرط ۲۹ ر تاریخ کو ہے۔ ۳۰ ر تاریخ کے لئے یہ شرط نہیں ہے۔ ۳۰ ر تاریخ کو اگر چاند نہ دکھائی دے تب بھی اگلے دن سے صیام رکھے یا افطار کرے ؎۲

اگر ۲۹ ر تاریخ کو ابر ہونے کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو اس مہینہ کے ۳۰ دن پورے کرے پھر اگلے دن سے دوسرا مہینہ شمار کرے ؎۳

؎۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غمّ علیکم فصوموا ثلاثین یوما (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیۃ الھلال جزء اول صہ۴۳۸)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غمّ علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء ۳ صہ۳۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر ھکذا وھکذا وھکذا (ثم عقد ابھامہ فی الثالثۃ) فصوموا الرؤیۃ وافطروا الرؤیۃ فان أغمی علیکم فاقدروا لہ ثلاثین (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال جزء اول صہ۴۳۶)

؎۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان غمّ علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء ۳ صہ۳۴)

چاند کی رویت کا فیصلہ چاند کے چھوٹا یا بڑا ہونے سے نہ کرے بلکہ جس رات کو دکھائی دے اُسے اُسی رات کا ماننے اور اگلے دن سے دوسرا مہینہ شمار کرے [1]

چاند کی رویت کا فیصلہ دوسری جگہ کی رویت سے بھی کیا جاسکتا ہے [2]

اگر دو مقاموں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہو تو ایک مقام کی رویت دوسرے مقام پر تسلیم نہ کی جائے [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ مدہ للرؤیۃ فھو للیلۃ رأیتموہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان انہ لا اعتبار بکبر الھلال جزء اول ص۳۴۸)

[2] ان رکبا جاءوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشھدون انھم راوا الھلال بالامس فامرھم ان یفطروا واذا اصبحوا ان یغدوا الی مصلاھم (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ابواب العیدین باب اذالم یخرج الامام للعید من یومہ یخرج من الغد وسندہ صحیح۔ نیل ۴/۱۹۰)

[3] عن کریب قال فقدمت الشام ..... فرأیت الھلال لیلۃ الجمعۃ ثم قدمت المدینۃ ..... فسألنی عبداللہ بن عباس .... فقال متی رأیتم الھلال فقلت رأینا لیلۃ الجمعۃ فقال أنت رأیتہ فقلت نعم ورآہ الناس وصاموا وصام معاویۃ فقال لکنا رأیناہ لیلۃ السبت فلا نزال نصوم حتی نکمل ثلاثین اونراہ فقلت اولا تکتفی برؤیۃ معاویۃ وصیامہ فقال لا ھکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان لکل بلد رؤیتھم جزء اول ص۳۴۸)

اگر ۲۹ر شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن محض اس خیال سے کہ شاید اس دن رمضان کی پہلی تاریخ ہو صوم نہ رکھے [1]

چاند کی رُویت کا فیصلہ کم از کم دو عادل آدمیوں کی گواہی سے کرے۔ [2]

رمضان کی پیشوائی کے صیام

رمضان شروع ہونے کے ایک دو دن پہلے سے پیشوائی کے صیام نہ رکھے البتہ وہ شخص صوم رکھ سکتا ہے جو اُن دنوں میں ہمیشہ صوم رکھتا ہو مثلاً اگر کوئی شخص پیر اور جمعرات کو ہمیشہ صوم رکھتا ہو تو اگر ۲۹ر یا ۳۰ر شعبان کو پیر یا جمعرات کا دن آجائے تو وہ شخص اس دن صوم رکھ سکتا ہے [3]

---

[1] قال عمار من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الصیام باب ماجاء فی کراھیۃ صوم یوم الشک جزء اول ص۲۱۳ ۔ ورواہ ابوداؤد ۱/۳۲۶ والنسائی ۱/۲۳۲)

[2] قال الحارث عھد الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ننسک للرؤیۃ فان لم نرہ وشھد شاھدا عدل نسکنا بشھادتھما (ابوداؤد کتاب الصوم باب شھادۃ رجلین جزء اول ص۳۲۶ ۔ سندہ صحیح ۔ نیل جزء ۴ ص۱۶۱)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صومہ فلیصم ذلک الیوم (صحیح بخاری کتاب الصیام باب لا یتقدمن رمضان بصوم یوم جزء ۳ ص۳۵ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب لا تقدموا رمضان بصوم یوم جزء اول ص۴۳۵ واللفظ للبخاری)

صوم کی نیّت اور صوم کی ابتداء

صوم کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے لہٰذا صوم کی نیّت صبح صادق سے پہلے کرے اور صبح صادق ہوتے ہی کھانا، پینا اور جماع کرنا بند کر دے۔[1]

نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ ہر عمل میں نیّت کا بڑا دخل ہے۔ اگر نیّت اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی ہے تو وہ عمل قبول ہوگا ورنہ قبول نہیں ہوگا۔ الغرض صوم کے لئے بھی دل میں ارادہ کرے کہ میں یہ صوم خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے رکھ رہا ہوں۔[2]

نوٹ:۔ زبان سے نیّت نہ کرے۔ زبان سے نیّت کرنا بدعت ہے۔

---
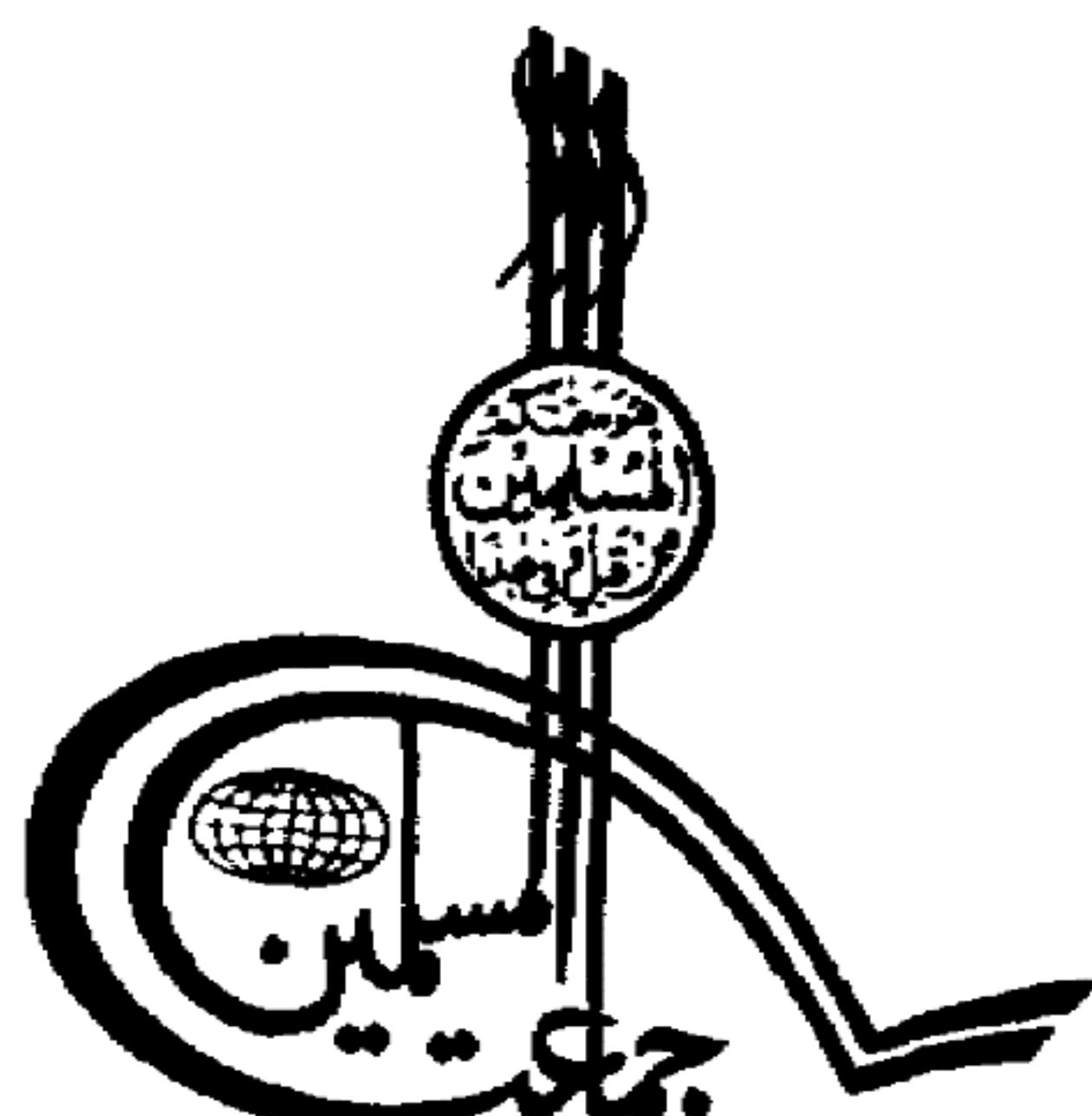
[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ (البقرة - ۱۸۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ (ابوداؤد کتاب الصوم باب فی النیۃ فی الصوم جزء اول صفحہ ۳۳۴ - قال محمد ناصر الدین الالبانی اسنادہٗ صحیح ولا علۃ وقف من اوقفہ۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اول صفحہ ۶۲۴)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئٍ ما نوی (صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی جزء اول صفحہ ۲)

انتباہ

فرض صوم کے متعلق بغیر عذر شرعی کسی کو اختیار نہیں کہ صوم رکھے یا نہیں رکھے، اس لئے دن کے کسی حصہ میں بھی اگر کسی شخص نے اپنا اختیار استعمال کیا اور صوم رکھنے کی نیت نہیں کی تو دن کے اُس حصہ کا صوم بے نیت رہا حالانکہ نیّت بڑی ضروری چیز ہے اور نیت ہی پر تمام اعمال کا دارو مدار ہے۔ مزید برآں دن کے اُس حصہ میں جس حصہ میں اس شخص نے نیت نہیں کی تو گویا دن کے اس حصہ میں اس نے اپنے آپ کو مختار سمجھا حالانکہ دن کے اُس حصہ میں بھی اُسے صوم رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار نہیں تھا۔ اُسے چاہیئے تھا کہ دن کے اس حصّہ میں بھی صوم رکھنے کے لئے اپنے آپ کو مجبور سمجھتا اور صبح صادق سے ہی اللہ تعالےٰ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتا اور صوم کی نیت کر لیتا۔

صبح صادق

صبح صادق سے مراد دن کی روشنی ہے۔[1]
صبح صادق سے مراد روشنی کی مستطیل یا لمبی دھاری نہیں ہے
بلکہ صبح صادق سے مراد وہ روشنی ہے جو پوری فضا میں پھیل جائے۔[2]

---

[1] فانزل اللہ بعدہٗ "من الفجر" فعلموا انما یعنی اللیل والنھار (صحیح بخاری کتاب التفسیر جزء ۶ صـ ۳۱ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اول صـ ۳۴۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو سواد اللیل وبیاض النھار (صحیح بخاری کتاب التفسیر جزء ۶ صـ ۳۱ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اول صـ ۳۴۱ واللفظ للبخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفجر الذی یقول ھکذا (وجمع اصابعہ ثم نکسھا الی الارض) ولکن الذی یقول ھکذا (ووضع المسبحۃ علی المسبحۃ ومدیدیہ و فی روایۃ ولا ھذا البیاض حتی یستطیر وفی روایۃ ھو المعترض ولیس بالمستطیل (صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اول صـ ۳۴۹ وصحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الاذان قبل الفجر جزء اول صـ ۱۶۱ واللفظ لمسلم)

سحری

صبح صادق سے کچھ دیر پہلے اٹھ کر کچھ کھانا پینا چاہیئے۔ اس کھانے پینے کو سحری کہتے ہیں۔ سحری سے اہلِ اسلام اور اہلِ کتاب کے صیام میں فرق کرنا بھی مقصود ہے اور سحری برکت کی بھی چیز ہے۔[1]

سحری رات کے بالکل آخری حصہ میں کرے۔[2]

سحری اور صلوٰۃ فجر میں بس اتنا وقفہ ہو کہ اس وقفہ میں پچاس آیتوں کی تلاوت کی جا سکے۔[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ (صحیح بخاری کتاب الصیام باب برکۃ السحور جزء ۳ صـ۳۸ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور جزء اول صـ۳۴۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور جزء اول صـ۳۴۳)

[2] قال سہل رضی اللہ عنہ کنت اتسحر فی اھلی ثم تکون سرعتی ان ادرک السجود مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب الصیام باب تاخیر السحور جزء ۳ صـ۳۷)

[3] عن زید رضی اللہ عنہ قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قمنا الی الصلوٰۃ قال انس قلت کم کان قدر ما بینھما قال خمسین آیۃ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور جزء اول صـ۳۴۳)

اگر صبح صادق سے پہلے نمازِ فجر کی تیاری کے لئے بطور تنبیہ اذان دی جائے تو اُس اذان کو سن کر کھانا پینا بند نہ کرے۔ یہ اذان تو اس لئے دی جاتی ہے کہ سونے والا جاگ جائے اور صلوٰۃ پڑھنے والا لوٹ آئے (یعنی تہجد ختم کر دے) اس اذان کا نہ رمضان سے کوئی تعلق ہے اور نہ سحری سے۔ یہ تو بارہ مہینے دی جا سکتی ہے تاکہ سونے والا اٹھ جائے اور تہجد پڑھنے والا لوٹ آئے اور دونوں صلوٰۃ فجر کی تیاری کریں۔ یہ اذان رات کے وقت ہوتی ہے اور رات کو صوم نہیں ہوتا۔ صبح صادق ہوتے ہی جو اذان دی جائے اس کو سن کر کھانا پینا بند کر دینا چاہیئے۔ [1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یَمْنَعَنَّ اَحَدَکُمْ او احدا منکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن بلیل لیرجع قائمکم و لینبہ نائمکم و فی روایۃ کلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الاذان قبل الفجر و باب الاذان بعد الفجر جزء اول ص۱۶۰ و ص۱۶۱ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل لطلوع الفجر جزء اول ص۳۴۲)

اگر صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی اذان ہوجائے اور پیالہ ہاتھ میں ہو تو پیالے کے اندر جو کچھ ہے اس سے اپنی ضرورت پوری کرلے (یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک آسانی ہے)۔ [1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء والإناء علے یدہٖ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ (ابوداؤد کتاب الصوم باب الرجل یسمع النداء والاناء علے یدہٖ جزء اول صفحہ ۳۲۸ ۔ سندہ صحیح ۔ مرعاۃ المفاتیح جلد ۴ صفحہ ۲۲۴)

صوم کی انتہاء اور افطار

صوم شروع کرنے کے بعد پھر رات تک یعنی سورج کے غروب ہونے تک نہ کچھ کھائے، نہ پیئے اور نہ جماع کرے۔ سورج کے غروب ہوتے ہی صوم کھول لے یعنی جب مشرق کی طرف سے رات (کی تاریکی) آجائے اور مغرب کی طرف دن (کا اجالا) چلا جائے تو افطار کرلے۔[1]

سورج غروب ہونے کے بعد بہت جلدی افطار کرے۔ افطار میں تاخیر نہ کرے۔[2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (البقرہ۔ ۱۸۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل من ھاھنا (وفی روایۃ اشار باصبعہ قبل المشرق) و أدبر النہار من ھاھنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متی یحل فطر الصائم جزء ۳ صہ ۴۶ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان وقت انقضاء الصوم وخروج النہار جزء اول صہ ۳۴۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب تعجیل الافطار جزء ۳ صہ ۴۷ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور جزء اول صہ ۳۴۳)

افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھے :-

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ
وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

(ترجمہ) پیاس چلی گئی، رگیں تر ہو گئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہو گیا[1]

کھجور سے افطار کرے، اگر کھجور نہ ہو تو چھوہارے سے افطار کرے، اگر چھوہارہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ کھجور باعث برکت ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے۔[2]

---

[1] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شآء اللہ (ابو داؤد، کتاب الصوم باب القول عند الافطار جزء اول ص ٣٢٥ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جزء ۴ ص ٢٢٦)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکۃ فان لم یجد تمراً فالمآء فانہ طہور (ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ماجاء فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ جلد اول ص ٢٠٤ وابو داؤد کتاب الصوم باب مایفطر علیہ جزء اول ص ٣٢٨ سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ٢٢٥ والتعلیقات جزء اول ص ٦٢١) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن تمیرات حسا حسوات من ماء (ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء مایستحب علیہ الافطار جلد اول ص ٢١٧ حسنہ الترمذی وجیدہ الالبانی۔ التعلیقات جزء اول ص ٦٢١)

افطار مغرب کی صلوٰۃ سے پہلے کرے۔[1]

اگر ابر میں غلطی سے غروبِ آفتاب سے پہلے افطار کر لے تو کوئی حرج نہیں۔[2]

اگر ابر کھل جائے اور سورج نکل آئے تو مغرب تک صوم کو پورا کرے[2]

اگر صوم کی حالت میں بھولے سے کھا لے یا پی لے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر مغرب تک اپنے صوم کو پورا کرے۔[3]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی (ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء ما یستحب علیہ الافطار جلد اول ص۲۱۷۔ حسنہ الترمذی وجیدہ الالبانی۔ التعلیقات جزء اول ص۶۲۱)

[2] قالت اسماء افطرنا علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم غیم ثم طلعت الشمس (صحیح بخاری کتاب الصوم باب اذا افطر فی رمضان ثم طلعت الشمس جزء ۳ ص۴۷)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نسی فاکل وشرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ (صحیح بخاری کتاب الصیام باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیا جزء ۳ ص۴۰ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب اکل الناسی وشربہ وجماعہ لایفطر جزء اول ص۴۶۷)

صوم توڑنے کا کفارہ

اگر قصداً صوم کو توڑ دے تو کفارہ ادا کرے۔ کفارہ میں ایک غلام آزاد کرے، اگر غلام آزاد نہ کر سکے تو دو مہینے کے متواتر صیام رکھے، اگر دو مہینے کے متواتر صیام نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے[1]۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسکین کو نصف صاع طعام دے۔ طعام سے مراد وہ کھانا ہے جو عام طور پر کسی کے گھر میں کھایا جاتا ہے مثلاً گیہوں، چاول، کھجور وغیرہ۔ اگر کسی کے ہاں عام طور پر چاول کھائے جاتے ہیں تو وہ چاول دے اور اُسی قسم کے چاول دے جو اس

---

[1] جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الاخر وقع علی امرأتہ فی رمضان فقال أتجد ما تحرر رقبۃ قال لا قال فتستطیع ان تصوم شہرین متتابعین قال لا قال أفتجد ما تطعم بہ ستین مسکینا قال لا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر قال اطعم ھذا عنک قال علی احوج منا ما بین لابیتھا اھل بیت احوج منا (وفی روایۃ فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم) قال فاطعمہ اھلک (صحیح بخاری کتاب الصوم باب المجامع فی رمضان ..... جزء ۳ صفحہ ۴۲ وصحیح مسلم کتاب الصوم باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان جزء اول صفحہ ۴۵)

کے ہاں کھلائے جاتے ہیں، اگر کسی کے ہاں عام طور پر کھجور کھائے جاتے ہیں تو وہ کھجور دے۔[1]

نوٹ:۔ نصف صاع تقریباً سوا کلو گرام کے برابر ہوتا ہے۔

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفدیۃ الحلق قبل الذبح فی الحج صم ثلاثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین لکل مسکین نصف صاع من طعام (صحیح بخاری کتاب التفسیر ابواب تفسیر سورۃ البقرۃ جز ۶/ ص ۳۳ وصحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الحلق الرأس للمحرم اذا کان بہ اذیٰ جز اول ص ۴۹۵) قال ابو سعیدؓ کنا نخرج فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر صاعا من طعام وکان طعامنا الشعیر والزبیب والأقط والتمر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ قبل العید جز ۲/ ص ۱۶۲)

کن لوگوں کو رمضان میں صیام رکھنے کی ممانعت یا نہ رکھنے کی اجازت ہے اور بعد میں قضاء کرنے کا حکم ہے۔

۱۔ عورت جو اذیّت ماہانہ یا نفاس میں ہو۔

عورت جب اذیّت ماہانہ (یا نفاس) میں ہو تو صوم نہ رکھے۔ بعد میں گنتی پوری کرے۔[1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الحائض تترك الصوم جزء ۳ صفحہ ۴۵) قالت عائشۃ الصدیقۃ کان یصیبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوٰۃ (صحیح مسلم کتاب الحیض باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض جزء اول صفحہ ۱۵۰)

جو صیام اذیت ماہانہ کی وجہ سے رہ جائیں انہیں شعبان تک مؤخر کر دے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگلے رمضان سے پہلے رکھ لے۔[1]

۲۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت صوم چھوڑ سکتی ہے۔ بعد میں چھوڑے ہوئے صیام کے برابر صیام رکھ کر گنتی پوری کرلے۔[2]

---

[1] قالت عائشۃ الصدیقۃ الطاہرۃ المطہرۃ کان یکون علیّ الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متی یقضی قضاء رمضان جزء ۳ صـ ۴۵ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اول صـ ۳۶۳) وفی روایۃ ان کانت احدانا لتفطر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما تقدر علی ان تقضیہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یأتی شعبان (صحیح مسلم باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اول صـ ۳۶۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰۃ وعن الحبلی والمرضع الصوم (رواہُ النسائی فی کتاب الصیام باب وضع الصیام عن الحبلی والمرضع جزء اول صـ ۲۴۸۔ حسنہ الترمذی۔ نیل جزء ۴ صـ ۱۹۶)

۳ - بیمار

جو شخص رمضان کے مہینہ میں بیمار ہو وہ صیام چھوڑ سکتا ہے۔ چھوڑے ہوئے صیام کی تعداد کے برابر روزے بعد میں رکھ لے۔[1]

جو صیام رہ جائیں انہیں تندرست ہو جانے کے بعد شعبان تک یعنی دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے رکھ لے۔[2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالٰے :- وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (البقرۃ - ۱۸۴)

[2] قالت عائشۃ الصدیقۃ کان یکون علیّ الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان (وفی روایۃ مسلم ان کانت احدانا لتفطر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما تقدر علے ان تقضیہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یأتی شعبان) (صحیح بخاری کتاب الصوم متی یقضی قضاء رمضان جزء ۳ صـ۴۵ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اول صـ۳۶۲)

۴۔ مسافر

جو شخص رمضان میں سفر میں ہو یا رمضان میں سفر کرے تو وہ رمضان میں صیام چھوڑ سکتا ہے۔ بعد میں چھوڑے ہوئے صیام کی گنتی کے برابر صیام رکھ لے۔ [1]

سفر میں اگر کوئی شخص صیام رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے۔ [2]

اگر کوئی شخص سفر میں صوم رکھ لے تو وہ دن کے کسی وقت بھی کھا پی کر صوم کو توڑ سکتا ہے۔ [3]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالیٰ :- وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (البقرۃ - ۱۸۴)

[2] عن انس کنا نسافر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب لم یعب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعضہم بعضا فی الصوم والافطار جزء ۳ صـ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی شہر رمضان للمسافر جزء اول صـ۴۵۳) قال ابن عباس قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من افطر فی السفر لیراہ الناس جزء ۳ صـ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی رمضان للمسافر جزء اول صـ۴۵۲)

[3] خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء (وفی روایۃ لمسلم بعد العصر) فرفعہ الی یدیہ لیریہ الناس فافطر حتی قدم مکۃ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من افطر فی السفر لیراہ الناس جزء ۳ صـ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر للمسافر جزء اول صـ۴۵۲)

سفر میں تکلیف برداشت کر کے صوم نہ رکھے ۔ یہ نیکی نہیں ہے ۔ [1]

سفر میں جو صیام رہ جائیں انہیں شعبان تک مؤخر کر دے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگلے رمضان سے پہلے رکھ لے ۔ [2]

صوم میں کون سے کام جائز ہیں

اگر اپنی خواہشات پر قابو رکھ سکتا ہو تو بحالت صوم اپنی بیوی کو پیار کر لینے یا اس کے پاس اٹھنے بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ۔ [3]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحاما ورجلا قد ظلل علیہ فقال ما ھذا فقالوا صائم فقال لیس من البر الصوم فی السفر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمن ظلل علیہ جزء ۲ صفحہ ۴۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی شہر رمضان للمسافر جزء اول صفحہ ۴۵۲)

[2] قالت عائشۃؓ کان یکون علیّ الصیام من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متی یقضی قضاء رمضان جزء ۲ صفحہ ۴۵ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اول صفحہ ۴۶۳)

[3] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبّل ویباشر وھو صائم وکان املککم لاربہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب المباشرۃ للصائم جزء ۲ صفحہ ۳۹ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان القبلۃ فی الصوم لیست محرمۃ جزء اول صفحہ ۴۴۶)

اگر صائم گرمی یا پیاس کی وجہ سے سر پر پانی ڈالے تو کوئی حرج نہیں۔ [1]

صائم پر سایہ کر لینا جائز ہے۔ [2]

صائم نہا سکتا ہے۔ [3]

---

[1] قال صحابی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصب علی رأسہ الماء وھو صائم من العطش او من الحر (ابوداؤد کتاب الصوم باب الصائم یصب علیہ الماء من العطش جزء اول ص۳۲۹۔ سندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد۴ ص۲۴۷)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحاما ورجلا قد ظلل علیہ فقال لیس من البر الصوم فی السفر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمن ظلل علیہ جزء ۳ ص۴۳ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی شھر رمضان للمسافر جزء اول ص۳۵۲)

[3] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدرکہ الفجر وھو جنب من اھلہ ثم یغتسل ویصوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصائم یصبح جنبا جزء ۳ ص۳۸)

صائم پچھنے لگوا سکتا ہے۔ [1]

صوم میں کن باتوں سے بچنا ضروری ہے

یہ تو پہلے لکھا جا چکا ہے کہ صوم میں تین چیزوں سے بچنا ضروری ہے :۔ (۱) کھانا (۲) پینا اور (۳) جماع۔
صوم درحقیقت ان تین چیزوں سے بچنے ہی کا نام ہے۔
مزید چیزیں جن سے صوم میں بچا جائے درج ذیل ہیں :۔
وضوء کرتے وقت ناک میں پانی مبالغہ کے ساتھ نہ چڑھائے [2]

---

[1] ان جعفر بن ابی طالب احتجم وهو صائم فمر به النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال افطر هذان ثم رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد فی الحجامة للصائم (رواہ الدارقطنی عن انسؓ فی کتاب الصیام باب القبلة للصائم۔ قال الدارقطنی کلهم ثقات لا اعلم له علة۔ سنن دارقطنی جلد اول ص۲۳۹ وقال الحافظ فی الفتح رواته کلهم من رجال البخاری نیل جزء ۴ ص۱۷۳ وسندہ صحیح) عن ابی سعید قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجامة للصائم (رواہ الدارقطنی فی کتاب الصیام باب القبلة للصائم وقال کلهم ثقات جلد اول ص۲۳۹ وسندہ صحیح۔ نیل جزء ۴ ص۱۷۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسبغ الوضوء وخلل الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائماً (رواہ ابن خزیمة فی ابواب الوضوء فی باب الامر بالمبالغة فی الاستنشاق۔ سندہ صحیح۔ جلد اول ص۷۸)

صوم میں نہ کوئی بری بات کہے اور نہ کوئی بری بات کرے صوم میں بری بات کہنے یا کرنے سے صوم بیکار ہو جاتا ہے۔ [1]

صوم میں نہ بے حیائی کی بات کرے، نہ جہالت کی بات کرے، نہ چیخے چلائے، نہ لڑے جھگڑے۔ اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑے جھگڑے تو اسے چاہیئے کہ یہ کہے: میں روزہ دار ہوں، میں روزے دار ہوں۔ [2]

نوٹ: صوم کی حالت میں سرمہ لگانے یا مسواک کرنے کی ممانعت میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔

"اگر خود قے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ قصداً قے کرے تو روزہ قضا کرے۔ [3]"

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور جزء ۳ ص۳۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب (وفی روایۃ ولا یجھل) فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرؤ صائم (وفی روایۃ فلیقل انی صائم، انی صائم) (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول اللہ جل ذکرہ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث... جزء ۳ ص۳۶ وباب فضل الصوم جزء ۳ ص۳۱ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب حفظ اللسان للصائم جزء اول ص۳۶۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیء وھو صائم فلیس علیہ قضاء ومن استقاء فلیقض (ابوداؤد، ترمذی۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جزء ۲ ص۱۰۶۲)

متفرق مسائل

مجنون اور نابالغ پر صیام رمضان فرض نہیں۔ [۱]

صائم کے پاس بیٹھکر کھانا جائز ہے۔ جب تک صائم کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے فرشتہ صائم کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں [۲]

اگر صوم کی حالت میں قے ہوجائے یا احتلام ہوجائے تو صوم پورا کرے [۳]

اگر بحالت جنابت (ناپاکی) صبح صادق ہوجائے تو کوئی حرج نہیں۔ نہاکر صوم رکھے [۴]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القلم قد رفع عن ثلاثۃ: عن المجنون حتی یبرء وعن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یعقل وفی روایۃ حتی یحتلم وفی روایۃ حتی یبلغ (رواہ ابوداؤد وسندہ صحیح ورواہ البخاری فی صحیحہ موقوفاً تعلیقاً وروی ابوداؤد والحاکم نحوہ عن عائشۃ الصدیقۃ الطاہرۃ المطہرۃ وروی الترمذی نحوہ وھو حدیث صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۲/۹۸۰ وصححہ الحاکم والذھبی۔ المستدرک ۲/۵۹)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم تصلی علیہ الملٰئکۃ اذا اکل عندہ حتی یفرغوا وربما قال حتی یشبعوا (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الصوم باب ما جاء فی فضل الصائم اذا اکل عندہ جزء اول ص۲۴۴)

[۳] عن ابی سعید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یفطرن الصائم: القئ والحجامۃ والاحتلام (رواہ الدارقطنی فی کتاب الصیام جزء اول ص۲۳۹۔ عون المعبود ۲/۲۸۲ بسندہ صحیح)

[۴] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدرکہ الفجر وھو جنب من اھلہ ثم یغتسل ویصوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصائم یصبح جنبا ۳/۳۸ وصحیح مسلم باب صحۃ صوم من طلع علیہ الفجر وھو جنب - [illegible]

صیام میں وصال نہ کرے یعنی مسلسل بغیر افطار کئے صیام نہ رکھے اور اگر وصال کرے تو حد سے حد صبح تک، یعنی سحری کے وقت ضرور افطار کرے [۱]

صوم کھلوانا بہت اچھا کام ہے۔ صوم کھلوانے والے کو صوم رکھنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور صوم رکھنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں آتی [۲]

---

[۱] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الوصال جزء ۳ صفحہ ۴۸ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن الوصال فی الصوم جزء اول صفحہ ۴۴۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتواصلوا فایکم اذا اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الوصال جزء ۳ صفحہ ۴۸)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطر صائما کان لہ مثل اجرہ غیر انہ لاینقص من اجر الصائم شیئا (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الصوم باب ما جاء فی فضل من فطر صائما۔ جزء اول صفحہ ۲۵۱)

متعلقات رمضان

۱۔ قیام رمضان

رمضان میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام اللیل کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ اس کی برکت سے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں [۱]

قیام رمضان لازمی نہیں ہے [۲]

قیام رمضان میں عموماً گیارہ رکعت پڑھنا چاہیئے [۳]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایمانًا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جزء ۳ ص۵۸ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی قیام رمضان جزء اول ص۳۰۵)

[۲] فلما کانت اللیلۃ الرابعۃ عجز المسجد عن اھلہ حتی خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلاۃ الصبح فلما قضی الفجر اقبل علی الناس فتشھد ثم قال اما بعد فانہ لم یخف علی مکانکم ولکنی خشیت ان تفترض علیکم فتعجز وا عنھا فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علیٰ ذلک (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جزء ۳ ص۵۹ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی قیام رمضان جزء اول ص۳۰۵)

[۳] قالت عائشۃ الصدیقۃ ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرھا علی احدی عشرۃ رکعۃ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جزء ۳ ص۵۹ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ اللیل جزء اول ص۲۹۶)

قیام رمضان دراصل قیام اللیل یا تہجد ہی ہے لہٰذا قیام اللیل کی طرح قیام رمضان کی رکعات بھی ۱ تا ۱۳ ہو سکتی ہیں [۱]

قیام رمضان کو قیام اللیل ہی کی طرح عشاء اور فجر کے مابین کسی وقت بھی ادا کرے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھے۔ [۲]

نوٹ :۔ تفصیل کے لئے "صلوٰۃ المسلمین" میں "تہجد" کا عنوان ملاحظہ فرمائیں۔

---

[۱] عن ابی ذر قال صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل بنا حتی بقی سبع من الشھر فقام بنا حتی ذھب ثلث اللیل ...... وصلی بنا فی الثالثۃ ودعی اھلہ ونساءہ فقام بنا حتی تخوفنا الفلاح (رواہ الترمذی فی کتاب الصوم باب ما جاء فی قیام شھر رمضان جزء اول صفحہ ۲۵ وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی مع المشکوٰۃ جزء اول صفحہ ۴۰۶) عن عائشۃ الصدیقۃ ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرھا علی احدی عشرۃ رکعۃ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جزء ۳ صفحہ ۵۹ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ اللیل جزء اول صفحہ ۲۹۶)

[۲] عن عائشۃ الصدیقۃ رض کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلاۃ العشاء ..... الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یسلم بین کل رکعتین ویوتر بواحدۃ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ اللیل جزء اول صفحہ ۲۹۶)

قیام رمضان کو گھر میں ادا کرنا افضل ہے [1]

۲۔ لیلۃ القدر

لیلۃ القدر میں قیام کرنے کا بہت ثواب ہے۔ لیلۃ القدر میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کرنے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ [2]

لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری طاق راتوں میں تلاش کرے یعنی رمضان کی اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رات کو قیام کرے [3]

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرۃ ..... فی رمضان فصلی فیہا لیالی بصلاتہ ناس من اصحابہ ..... قال فصلوا ایہا الناس فی بیوتکم فان افضل الصلوٰۃ صلوٰۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ اللیل جزء اول ص۱۸۶ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ جزء اول ص۳۱۲)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل لیلۃ القدر جزء ۳، ص۵۹ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی قیام رمضان جزء اول ص۳۰۵)

[3] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر جزء ۳ ص۶۰ وروی مسلم نحوہٗ فی صحیحہ فی کتاب الصیام باب فضل لیلۃ القدر جزء اول ص۴۷۵ و ص۴۷۶)

لیلۃ القدر میں مندرجہ ذیل دعا ر مانگے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

(ترجمہ) اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے لہذا مجھے معاف فرمادے [1]

۳۔ رمضان کا آخری عشرہ

بہتر ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں مستعدی سے عبادت کرے. راتوں کو جاگے اور اپنے اہل وعیال کو بھی جگائے [2]

---

[1] عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ أرأیت ان علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر ما اقول فیھا قال قولی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (رواہ الترمذی فی آخر ابواب الدعوات جزء ۲ ص۵۱۶ وسندہ صحیح۔ التعلیقات ۱/۶۴۹)

[2] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اھلہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان جزء ۳ ص۶۱ وصحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتھاد فی العشر الاواخر من شھر رمضان جزء اول ص۳۷۲) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتھد فی العشر الاواخر مالا یجتھد فی غیرہ (صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتھاد فی العشر الاواخر من شھر رمضان جزء اول ص۳۷۲)

۴۔ اعتکاف

اصطلاح شرع میں اعتکاف کے معنٰی ہیں "عبادت کی نیت سے مسجد میں رہنا اور اس میں سے نہ نکلنا"

اعتکاف مسجد میں کرے [۱]

عورتیں بھی مسجد میں اعتکاف کریں [۲]

---

[۱] قال اللہ تبارک وتعالٰی " وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ (البقرۃ - ۱۸۷)

[۲] عن عائشۃ الصدیقۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف .... فکنت اضرب لہ خباءً فیصلی الصبح ثم یدخلہ فاستأذنت حفصۃ عائشۃ ان تضرب خباءً فاذنت لھا فضربت خباء (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء جزء ۳ ص ۶۳) اعتکفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من ازواجہ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف المستحاضۃ جزء ۳ ص ۶۴) عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکران یعتکف العشر الاواخر من رمضان فاستأذنتہ عائشۃ فاذن لھا وسألت حفصۃ عائشۃ ان تستأذن لھا ففعلت (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من اراد ان یعتکف ثم بدالہ ان یخرج جزء ۳ ص ۶۷)

اعتکاف رمضان کے آخری عشرہ میں کرے [1]

ہر مرد اور ہر عورت کے لئے مسجد میں علیحدہ علیحدہ خیمے لگائے جائیں [2]

---

[1] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر ۳ ص ۶۲ و صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان جزء اول ص ۴۷۹)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یعتکف ..... اذا اخبیۃ خباء عائشۃ وخباء حفصۃ وخباء زینب (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاخبیۃ فی المسجد جزء ۳ ص ۶۳ وروی مسلم فی صحیحہ نحوہٗ فی کتاب الاعتکاف باب متی یدخل من اراد الاعتکاف فی معتکفہ جزء اول ص ۴۸۰)

ایک دوسرے پر فخر کرنے یا غیرت کی نیت سے اعتکاف نہ کرے بلکہ صرف اللہ تعالےٰ کی خوشی ورضاء کی خاطر اعتکاف کرے [1]

اعتکاف کی جگہ میں صبح کی صلوٰۃ کے بعد داخل ہو [2] (یعنی اکیسویں شب خیمہ کے باہر ہی گذارے)

اعتکاف کی حالت میں بیوی کے پاس نہ آئے جائے [3]

اعتکاف کی حالت میں صرف قضائے حاجت کے لئے گھر جا سکتا ہے [4]

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی انصرف الی بنائہ فبصر بالابنیۃ فقال ماھذا قالوا بناء عائشۃ وحفصۃ وزینب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آلبر اردن بھذا ما انا بمعتکف (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب من اراد ان یعتکف ثم بدالہ ان یخرج جزء ۳ ص۶۷ وروی مسلم نحوہ فی صحیحہ فی کتاب الاعتکاف باب متی یدخل من اراد الاعتکاف فی معتکفہ جزء اول ص۳۷۸)

[2] عن عائشۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف ..... فکنت اضرب لہ خباءً فیصلی الصبح ثم یدخلہ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء جزء ۳ ص۶۳)
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفہ (صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب متی یدخل من اراد الاعتکاف فی معتکفہ جزء اول ص۳۷۸)

[3] قال اللہ عزوجل " وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ (البقرۃ - ۱۸۷)

[4] کان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) لا یدخل البیت الا لحاجۃ اذا کان معتکفا (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب لا یدخل البیت الا لحاجۃ جزء ۳ ص۶۳)

حالت اعتکاف میں اگر مرد مسجد کے اندر رہتے ہوئے سر کو اپنے گھر کے اندر کر دے تو اس کی بیوی اس کا سر دھو سکتی ہے اور اس کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے اگرچہ وہ اذیت ماہانہ میں ہو۔[1]

اعتکاف کرنے والے سے اس کی بیوی مسجد میں آ کر مل سکتی ہے۔ جب وہ واپس جائے تو اعتکاف کرنے والا اُسے چھوڑنے جا سکتا ہے۔[2]

اگر رمضان المبارک کے آخری دو عشروں میں اعتکاف کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔[3]

---

[1] عن عائشة الصديقة الطاهرة المطهرة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصغي الیّ رأسه وهو مجاور في المسجد فارجله وانا حائض وفي رواية فاغسله وانا حائض (صحيح بخاری کتاب الاعتکاف باب الحائض ترجل المعتكف وباب غسل المعتكف جزء اول ص۶۲ و ص۶۳)

[2] عن علي بن الحسين ان صفية زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته انها جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوره في اعتكافه في المسجد في العشر الاواخر من رمضان فتحدثت عنده ساعة ثم قامت تنقلب فقام النبي صلى الله عليه وسلم معها يقلبها وفي رواية قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تعجلي حتى انصرف معك وكان بيتها في دار اسامة (صحيح بخاری کتاب الاعتکاف باب هل يخرج المعتكف لحوائجه الى باب المسجد وباب زيارة المرأة زوجها في اعتكافه جزء ۳ ص۶۴ و ص۶۵)

[3] فلما كان العام الذي قبض فيه اعتكف عشرين يوما (صحيح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتكاف في العشر الاوسط من رمضان جزء ۳ ص۶۷)

اگر کوئی عورت مرض استحاضہ میں مبتلا ہو تو وہ اعتکاف کر سکتی ہے۔ اگر ضرورت ہو تو اس کے نیچے طشت وغیرہ رکھ دینا چاہیئے (تاکہ خون نہ بہے) [۱]

اگر کسی وجہ سے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کو پورا نہ کر سکے تو شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے [۲]

---

[۱] عن عائشۃ الصدیقۃ رضی قالت اعتکف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من ازواجہ مستحاضۃ فکانت تری الحمرۃ والصفرۃ فربما وضعنا الطست تحتھا وھی تصلی (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف المستحاضۃ جزء ۳ ص ۶۴)

[۲] ابصر (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) اربع قباب فقال ماھذا فاخبر خبرھن فقال ما حملھن علی ھذا البر انزعوھا فلا اراھا فنزعت فلم یعتکف فی رمضان حتی اعتکف فی آخر العشر من شوال (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی شوال جزء ۳ ص ۶۶)

۵ ۔ صدقۂ فطر

رمضان کے صیام کو لغو باتوں کے نقصان سے پاک کرنے کے لئے صدقہ دے۔ اس صدقہ کو صدقۂ فطر یا زکوٰۃ الفطر کہتے ہیں۔ اس صدقہ کو ہر حال میں نماز عید کو جانے سے پہلے ادا کرے ورنہ وہ صدقہ فطر نہیں رہے گا۔ معمولی صدقہ بن جائے گا[1]

صدقہ فطر کا ادا کرنا فرض ہے۔ صدقہ فطر میں ہر شخص یعنی ہر غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ایک صاع طعام امیر کے حوالے کرے۔ طعام سے مراد وہ چیز ہے جو عموماً کھائی جاتی ہے مثلاً گیہوں چاول وغیرہ [2]

نوٹ :۔ ایک صاع = ۲½ کلوگرام

---

[1] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر طہرۃ للصیام من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین من اداھا قبل الصلوٰۃ فھی زکاۃ مقبولۃ ومن اداھا بعد الصلوٰۃ فھی صدقۃ من الصدقات (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب زکاۃ الفطر جزء اول ص۲۳۴ وسندہ صحیح۔ نیل ۴/۱۵۷) امر بھا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ الفطر جزء ۲ ص۱۶۱)

[2] فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ الفطر جزء ۲ ص۱۶۱ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب زکاۃ الفطر علی المسلمین جزء اول ص۳۹۲) عن ابی سعید کنا نخرج فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام وکان طعامنا الشعیر والزبیب والأقط والتمر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ قبل العید جزء ۲ ص۱۶۲) عن ابی ھریرۃ قال وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان (رواہ البخاری تعلیقا ووصلہ النسائی والاسماعیلی. سکت علیہ الحافظ فتح الباری ۵/۳۹۲۔ سندہ صحیح)

صدقہ فطر، عید الفطر سے چند دن پہلے بھی ادا کیا جاسکتا ہے [1]

۶- عید الفطر

جب رمضان کے ۳۰ دن پورے ہوجائیں یا رمضان کی ۲۹ ر تاریخ کو شوال کا چاند نظر آجائے تو اگلے دن عید منائے اور صوم نہ رکھے [2]

---

[1] وکانوا یعطون قبل الفطر بیوم او یومین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک جزء ۲ ص۱۶۲) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان ...... وھذا آخر ثلاث مرات انک تزعم لا تعود ثم تعود (رواہ البخاری تعلیقا فی کتاب الوکالۃ باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئاً جزء ۳ ص۱۳۲ ووصلہ النسائی والاسماعیلی وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزء ۵ ص۳۹۲ سندہ صحیح)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا جزء ۳ ص۳۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلاثین یوما (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیۃ الھلال جزء اول ص۳۴۸)

رمضان کے ختم ہونے ہی اگلے روز یعنی عید الفطر کے دن اللہ تعالےٰ کی بڑائی بیان کرے اور جو ہدایت اس نے دی ہے اس کا شکر ادا کرے [1]

عید الفطر کے دن دو رکعت صلوٰۃ فرض ہے جو عید گاہ یعنی کھلے میدان میں ادا کی جائے [2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ: " وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥ (البقرۃ - ۱۸۵)

[2] صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر رکعتین (صحیح بخاری کتاب العیدین باب الخطبۃ بعد العید جزء ۲ صـ۲۳ وروی مسلم نحوہٗ فی کتاب العیدین باب ترک الصلوٰۃ قبل العید جزء اول صـ۲۵۲) قال عمر صلوٰۃ الفطر رکعتان .... تمام غیر قصر علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم (احمد ونسائی وابن خزیمۃ - سندہٗ صحیح - ابن خزیمۃ ۲/۳۴۰ ورواہ البیہقی بسند صحیح عن عمر موقوفاً ۳/۲۰۴ بلوغ ۶/۱۰۷) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والاضحیٰ الی المصلی (صحیح بخاری کتاب العیدین ۲/۲۲)

عید الفطر کے دن اچھا لباس پہنے [1]
عید گاہ جانے سے قبل چند طاق کھجوریں کھائے [2]

---

[1] اخذ عمر جبۃ من استبرق تباع فی السوق فقال یا رسول اللہ ابتع ھذہ تجمل بہا للعید والوفود فقال انما ھذہ لباس من لا خلاق لہ (صحیح بخاری کتاب العیدین باب فی العیدین والتجمل فیہ جز ۲ ص۲ وصحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم استعمال اناء الذھب جز ۲ ص۲۲۹)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل تمرات (صحیح بخاری کتاب العیدین باب الاکل یوم الفطر جز ۲ ص۲۱) ویاکلھن وترا (رواہ احمد عن انس رض سکت علیہ الحافظ فی فتح الباری وسندہ حسن)

اگر صدقۂ فطر ادا نہ کیا ہو تو عیدگاہ روانہ ہونے سے پہلے ادا کرے[1]۔

عیدالفطر کی صلوٰۃ میں عورتوں کو بھی شریک ہونا ضروری ہے، البتہ وہ عورتیں جو اذیت ماہانہ میں ہوں وہ صلوٰۃ تو نہ پڑھیں لیکن جماعت المسلمین کے ساتھ عیدگاہ میں حاضر ضرور ہوں اور صلوٰۃ کی جگہ سے علیحدہ بیٹھ جائیں۔ لوگوں کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتی رہیں، ان کی دعاؤں کے ساتھ دعاء مانگتی رہیں اور عید کے دن کی خیر و برکت اور طہارت (ومغفرت) کی امیدوار رہیں[2]۔

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوٰۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ قبل العید جزء ۲ ص۱۶۱ وصحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الامر باخراج زکوٰۃ الفطر قبل الصلوٰۃ جزء اول ص۳۹۳ واللفظ لمسلم)

[2] قالت ام عطیۃؓ امرنا (وفی نسخۃ امرنا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم) ان نخرج العواتق ذات الخدور (وفی روایۃ امرنا ان نخرج فنخرج الحیض والعواتق وذوات الخدور فاما الحیض فیشھدن جماعۃ المسلمین ودعوتھم ویعتزلن مصلاھم) (وفی روایۃ فیکن خلف الناس فیکبرن بتکبیرھم ویدعون بدعائھم یرجون برکۃ ذلک الیوم وطھرتہ) (وفی روایۃ فلیشھدن الخیر) (وفی روایۃ حتی نخرج البکر من خدرھا) (صحیح بخاری کتاب العیدین جزء ۲ ص۲۵ تا ص۲۸ روی مسلم فی صحیحہ نحوہ فی کتاب العیدین جزء اول ص۳۵۱ و ص۳۵۲)

(خط کشیدہ عبارت صرف صحیح بخاری میں ہے)۔

اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تب بھی عیدگاہ ضرور جائے
البتہ کسی ساتھ والی عورت کو چاہیئے کہ اُسے اپنی چادر میں چھپالے [1]
عورتیں زیور پہن کر عیدگاہ جاسکتی ہیں [2]
عید کی صلوٰۃ کا وقت تقریباً وہی ہے جو صلوٰۃ الضحیٰ (یعنی اشراق) کا ہے [3]
جب عیدگاہ روانہ ہو تو راستہ میں بلند آواز سے تہلیل و تکبیر پڑھتا رہے [4]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتلبسھا صاحبتھا من جلبابھا فلیشھدن الخیر (صحیح بخاری کتاب العیدین باب اذا لم یکن لھا جلباب فی العید جزء ۲ صـ۲۷ و صـ۲۸ وروی مسلم نحوہ فی صحیحہ فی کتاب العیدین جزء ۲ صـ۲۵۲)

[2] امرھن (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بالصدقۃ فجعلن یلقین تلقی المرأۃ خرصھا وسخابھا (صحیح بخاری کتاب العیدین باب الخطبۃ بعد العید جزء ۲ صـ۲۳ وروی مسلم نحوہ فی کتاب العیدین جزء اوّل صـ۲۵)

[3] عن عبداللہ بن بسرؓ قال انا کنا قد فرغنا ساعتنا ھذہٖ وذلک حین التسبیح (ابوداؤد کتاب صلوٰۃ العیدین باب وقت الخروج الی العید جزء اول صـ۱۶۸۔ رجالہ ثقات نیل $\frac{۳}{۲۴۸}$ وسندہ صحیح)

[4] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج فی العیدین .... رافعا صوتہ بالتہلیل والتکبیر (بیہقی $\frac{۳}{۲۷۹}$ وسندہ قوی ۔ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی حدیث نمبر ۱۷۰)

عید کی صلوٰۃ میں بارہ تکبیریں زائد کہی جائیں۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد مسلسل سات تکبیریں کہی جائیں اور دوسری رکعت میں کھڑے ہونے ہی قرات سے پہلے پانچ تکبیریں کہی جائیں [1]

ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں [2]

پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قٓ اور دوسری رکعت میں سورۂ اقتربت الساعۃ پڑھے

یا

پہلی رکعت میں سورۂ سبح اسم ربک الاعلےٰ اور دوسری رکعت میں ھل اتاک پڑھے [3]

---

[1] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التکبیر فی الفطر سبع فی الاولیٰ وخمس فی الآخرۃ والقراءۃ بعدھما کلیتھما (ابوداؤد کتاب العیدین باب التکبیر فی العیدین جزء اول ص۱۷۰ صححہ البخاری واحمد وعلی۔ مرعاۃ ۳/۳۳۹)

[2] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... یرفعھما فی کل تکبیرۃ یکبرھا قبل الرکوع حتی تنقضی صلوٰتہ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ابواب تفریع استفتاح الصلوٰۃ باب رفع الیدین جزء اول ص۱۱۱۔ سندہ صحیح)

[3] قال ابوواقدؓ کان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یقرأ فیھما بقٓ والقرآن المجید واقتربت الساعۃ وانشق القمر (صحیح مسلم کتاب العیدین باب مایقرأ بہ فی صلاۃ العیدین جزء اول ص۲۹۲) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلےٰ وھل اتاک حدیث الغاشیۃ (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب مایقرأ فی صلاۃ الجمعۃ جزء اول ص۲۸۸)

صلوٰۃ العید کے بعد امام خطبہ دے [1]

امام کو چاہیئے کہ خطبہ میں تشہد کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھے اور خطبہ کے آخر میں دعا کرے [2]

جب عیدگاہ سے واپس ہو تو راستہ بدل دے، دوسرے راستے سے آئے [3]

(نوٹ :- واپسی میں تکبیر و تہلیل پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں)

---

[1] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما یصلون العیدین قبل الخطبۃ (صحیح بخاری کتاب العیدین باب الخطبۃ بعد العید جزء ۲ ص۲۳ وصحیح مسلم کتاب العیدین جزء اوّل ص۲۹۰)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوم الفطر ویوم الاضحیٰ یخطب علی راحلتہ بعد الصلوٰۃ قال یتشہد ثم یقرأ بسورۃ من القرآن یدعو بدعوات (مصنف عبد الرزاق جزء ۳ ص۲۸۷ - سندہ صحیح)

[3] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عید خالف الطریق (صحیح بخاری کتاب العیدین باب من خالف الطریق اذا رجع یوم العید جزء ۲ ص۲۹)

عید کے دن جب کسی مسلم بھائی سے ملاقات ہو تو یہ دعا پڑھے :-

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكَ

(اللہ ہم سے اور آپ سے قبول فرمائے) [1]

نوٹ :- بارش کی وجہ سے عید کی صلوٰۃ مسجد میں پڑھنے کی حدیث منکر ہے۔ اس کا ایک راوی مجہول ہے [2]

بغیر خطبہ سنے گھر واپس جانے کی حدیث ضعیف ہے [3]

---

[1] كان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اذا التقوا يوم العيد يقول بعضهم لبعض تقبل الله منا ومنك (قال الحافظ رويناه في المحامليات باسناد حسن ۔ فتح الباری ۳/۹۸)

[2] مرعاة ۳/۲۴۵

[3] مرعاة ۳/۲۴۹

جماعت المسلمین

نفلی صیام

نفلی صیام کے مسائل

نفل صیام اپنی مرضی سے جب چاہے رکھ سکتا ہے [۱]

نفل صوم کی نیت دن کے کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے اور نفل صوم دن کے کسی وقت بھی کھولا جا سکتا ہے [۲]

---

[۱] عن عائشۃ الصدیقۃ الطاہرۃ المطھرۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر و یفطر حتی نقول لا یصوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم شعبان جزء ۲ صفحہ ۵ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر رمضان جزء اول صفحہ ۳۶۸)

[۲] عن عائشۃ الصدیقۃ قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل عندکم شئ فقلنا لا قال فانی اذن صائم ثم اتانا یوم آخر فقلنا یا رسول اللہ أھدی لنا حیس فقال ارینیہ فلقد اصبحت صائما فاکل (صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم النافلۃ بنیۃ من النھار قبل الزوال جزء اول صفحہ ۳۶۷)

مہمان کی خاطر یا مہمان کے کہنے سے نفل صوم کو کھولا جا سکتا ہے [1]

کثرت سے نفل صیام نہ رکھے اس لئے کہ نفس کا بھی حق ہے، بیوی کا بھی حق ہے، شوہر کا بھی حق ہے، مہمان کا بھی حق ہے، آنکھوں کا بھی حق ہے، جسم کا بھی حق ہے [2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لزورك علیك حقاً (صحیح بخاری کتاب الصوم حق الضیف فی الصوم جز ۳ ص۵۱ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر جز اوّل ص۴۶۹) زار سلمان ابا الدرداء .... فصنع لہ طعاما فقال کل قال فانی صائم قال ما انا بآکل حتی تأکل قال فاکل ..... فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلك لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق سلمان (صحیح بخاری کتاب الصیام باب من اقسم علی اخیہ لیفطر جز ۳ ص۴۹)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لزورك علیك حقا وان لزوجك علیك حقا (وفی روایۃ فان لجسدك علیك حقا وان لعینك علیك حقا) (وفی روایۃ وان لنفسك واھلك علیك حقاً) (صحیح بخاری کتاب الصوم باب حق الضیف وباب حق الجسم وباب حق الاھل فی الصوم جز ۳ ص۵۱ و ص۵۲ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر جز اوّل ص۴۶۹ تا ص۴۷۱)

مہینے میں تین دن کے صیام پر کفایت کرے۔ اگر زیادہ رکھنے کی خواہش اور طاقت ہو تو ایک دن صوم رکھے اور دو دن نہ رکھے۔ اگر اس سے بھی زیادہ کی خواہش ہو تو ایک دن صوم رکھے اور ایک دن صوم نہ رکھے یعنی ایک دن بیچ صوم رکھے۔ اس سے بہتر صیام نہیں ہیں۔ اگر اس سے زیادہ کی خواہش اور طاقت ہو تب بھی زیادہ ہرگز نہ رکھے۔ جس نے ہمیشہ صیام رکھے اس نے ایک بھی نہیں رکھا۔ اس کے صیام بے کار ہو گئے[1]

---

[1] عن عبداللہ بن عمرو رضؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بحسبک ان تصوم کل شہر ثلاثۃ ایام فان لک بکل حسنۃ عشر امثالہا فان ذلک صیام الدھر (وفی روایۃ صم من الشہر ثلاثۃ ایام فان الحسنۃ بعشر امثالہا وذلک مثل صیام الدھر قلت انی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یومین قلت انی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یوما فذلک صیام داؤد علیہ السلام وھو افضل الصیام فقلت انی اطیق افضل من ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک) (وفی روایۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصام من صام الابد مرتین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب حق الجسم فی الصوم و باب صوم الدھر و باب حق الاھل فی الصوم جزء ۳ ص ۵۱ و ص ۵۲ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الدھر جزء اوّل ص ۳۶۹)

اگر صوم کی حالت میں کسی کے ہاں ملنے جائے اور صاحب خانہ کھانا وغیرہ پیش کرے تو اس بات کے کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ میں صائم ہوں اور اگر نہ کھائے تو کوئی حرج نہیں [۱]

اگر کسی صائم کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ یہ کہے کہ میں صائم ہوں [۲]

---

[۱] دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ام سلیم فأتتہ بتمر وسمن قال اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی دعائہ فانی صائم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من زار قوما فلم یفطر عندھم جزء ۳ صفحہ ۵۳)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وھو صائم فلیقل انی صائم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب الصائم یدعی لطعام جزء اول صفحہ ۴۶۵)

مستحب صیام

نوٹ :۔ مستحب صیام سے مراد وہ صیام ہیں جن کا ثواب عام نفل صیام سے زیادہ ہے ۔ یہ وہ صیام ہیں جن کی فضیلت میں احادیث وارد ہیں ۔

محرّم کے مہینہ میں صیام رکھنا بہت اچھا ہے اس لئے کہ رمضان کے صیام کے بعد اس مہینہ کے صیام سب سے بہتر ہیں [1]

محرّم کے مہینہ کی دس تاریخ کے صوم کا بہت ثواب ہے ۔ اس صوم کی برکت سے گزشتہ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں [2]

نوٹ :۔ محرّم کی دس تاریخ کو یوم عاشورا ر کہتے ہیں ۔

۱۰ ر محرّم کا صوم یہودی اور عیسائی بھی رکھتے ہیں لہذا ان کی مخالفت کرنے کے لئے ۹ ر محرّم کا صوم بھی رکھے [3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل صوم المحرم جزء اول ص۳۶۸)

[2] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عاشوراء فقال یکفر السنۃ الماضیۃ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلثۃ ایام من کل شہر جزء اول ص۳۶۷)

[3] حین صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم تعظمہ الیہود والنصاریٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کان العام المقبل ان شاء اللہ صمنا یوم التاسع فلم یأت العام المقبل حتی توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب ای یوم یصام فی عاشوراء جزء اول ص۳۶۹)

شعبان کے مہینہ میں کثرت سے صیام رکھنا اچھا ہے [1]
(نوٹ :۔ نصف شعبان کے بعد صیام نہ رکھے۔ اس کا ذکر ممنوعہ صیام کے عنوان کے تحت آگے آرہا ہے)
۱۵ ر شعبان کا صوم رکھنا بہتر ہے۔ اگر یہ صوم رہ جائے تو رمضان کے بعد اس کے بدلہ میں دو صیام رکھے [2]

---

[1] قالت عائشۃ الصدیقۃ ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر الا رمضان وما رأیتہ اکثر صیاما منہ فی شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم شعبان جزء ۳ صفحہ ۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر رمضان جزء اول صفحہ ۴۶۸)

[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل ھل صمت من سرر ھذا الشھر شیئا (وفی روایۃ أصمت من سرر شعبان) قال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا افطرت من رمضان فصم یومین مکانہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب صوم سرر شعبان جزء اول صفحہ ۴۷۲)
وفی روایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أصمت من سرۃ ھذا الشھر قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر جزء اول صفحہ ۴۷۳)

جو شخص رمضان کے صیام رکھ کر پھر شوال میں چھ صیام رکھے تو بہت اچھا ہے۔ جو شخص رمضان کے بعد یہ صیام رکھے اس نے گویا سال بھر صیام رکھے ۔[1]

۹ ذوالحجہ کے صوم کی بہت فضیلت ہے۔ اس صوم کی برکت سے سال گذشتہ اور سال آئندہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۔[2]

(نوٹ :- ۹ ذوالحجہ کو یوم عرفہ کہتے ہیں)

عشرۂ ذی الحجہ میں ہر نیک عمل بہت افضل ہے لہٰذا ۱ تا ۹ ذوالحجہ کو صیام رکھنا بہت اچھا ہے ۔[3]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ثم أتبعہ ستاً من شوال کان کصیام الدھر (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال اتباعاً لرمضان جزء اول ص۳۶۹)

[2] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفۃ فقال یکفر السنۃ الماضیۃ والباقیۃ (وفی روایۃ احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہٗ) (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر۔ جزء اول ص۳۶۷)

[3] عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما العمل فی أیام العشر افضل من العمل فی ھذہٖ قالوا ولا الجہاد قال ولا الجہاد الا رجل خرج یخاطر بنفسہ ومالہ فلم یرجع بشیٔ (صحیح بخاری کتاب العیدین باب فضل العمل فی ایام التشریق جزء ۲ ص۱۳۲)

ہر مہینہ میں تین صیام اور رمضان کے صیام پورے سال کے صیام کے مثل ہیں [1]

ہر مہینہ میں تین صیام رکھ لینا اچھا ہے لیکن اگر تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو رکھے تو بہتر ہے [2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کل شہر ورمضان الی رمضان فہذا صیام الدھر کلہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر جزء اوّل صـ۳۶۷)

[2] عن معاذۃ انھا سألت عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم أ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شہر ثلاثۃ ایام قالت نعم فقلت لھا من ای ایام الشہر کان یصوم قالت لم یکن یبالی من ای ایام الشہر یصوم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر جزء اوّل صـ۳۶۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر اذا صمت من الشہر ثلثۃ ایام فصم ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ (ترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی صوم ثلثۃ من کل شہر جزء اوّل صـ۲۳۶ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ صـ۲۸۵)

پیر کے دن صوم رکھنا اچھا ہے اس لئے کہ یہ ایک مبارک دن ہے، اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے اور اسی دن آپ پر وحی کا نزول ہوا [1]

پیر اور جمعرات کے دنوں میں صوم رکھنا اچھا ہے اس لئے کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور اس لئے بھی کہ پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مؤمن کو بخش دیتا ہے سوائے ان دو آدمیوں کے جو ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہوں [2]

---

[1] سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الاثنین قال ذاك یوم ولدت فیه ویوم بعثت او انزل علی فیه (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلثة ایام من کل شهر جزء اول ص۳۶۷)

[2] تعرض اعمال الناس فی کل جمعة مرتین یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینه وبین اخیه شحناء فیقال اترکوا او ارکوا هذین حتی یفیئا (صحیح مسلم کتاب البر باب النهی عن الشحناء والتهاجر جزء ۲ ص۳۲۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم (رواه الترمذی وحسنه فی کتاب الصوم باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس جزء اول ص۲۳۳)

ماہ رمضان، ماہِ شعبان اور ہر بدھ اور جمعرات کے دن صوم رکھنا ہمیشہ صوم رکھنے کے مثل ہے [۱]

ہفتہ اور اتوار کو صوم رکھنا بھی بہت اچھا ہے۔ یہ دونوں دن مشرکین (یہود و نصاریٰ) کی عید کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں صوم رکھ کر ان کی مخالفت کرنا پسندیدہ ہے [۲]

---

[۱] سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام الدھر فقال ان لاھلك علیك حقا صم رمضان والذی یلیہ وکل اربعاء وخمیس فاذا انت قد صمت الدھر (ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم شعبان جزء اول ص ۳۳۷ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۳ ص ۲۸۹)

[۲] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یوم السبت ویوم الاحد اکثر مما یصوم من الایام ویقول انھما عیدا المشرکین (ای الیھود والنصاریٰ) فانا احب ان اخالفھم (مسند احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۰ ص ۲۲۵)

پاک دامنی کے لئے صیام

جس شخص کو نکاح کی استطاعت نہ ہو تو اُسے چاہیئے کہ پاک دامن رہنے کے لئے صیام رکھے [1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصوم لمن خاف علی نفسہ العزوبۃ جزء ۲ صفحہ ۲۳۴ وصحیح مسلم کتاب النکاح جزء اول صفحہ ۵۸۳)

کون کون سے صیام منع ہیں

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن صوم نہ رکھے [1]

ایام تشریق یعنی ۱۱، ۱۲، و ۱۳، ذوالحجہ کے صیام نہ رکھے۔ البتہ وہ شخص جو حج تمتع کر رہا ہو اور اُسے قربانی کا جانور نہ ملے تو وہ حج کے زمانہ میں یہ تین صیام رکھے اور سات صیام گھر پہنچ کر رکھے [2]

---

[1] نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الفطر جزء ۳ ص۵۵ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن صوم الفطر جزء اوّل ص۳۶۱ واللفظ للبخاری)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام تشریق ایام اکل وشرب وذکر للہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب تحریم صوم ایام التشریق جزء اوّل ص۳۶۱) قال اللہ عزوجل: فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ (البقرۃ - ۱۹۶) عن عائشۃ الصدیقۃؓ و عن ابن عمرؓ قالا لم یرخص فی ایام التشریق ان یصمن الا لمن لم یجد الھدی (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صیام ایام التشریق جزء ۳ ص۵۶)

اگر ۲۹ ر شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن محض اس خیال سے کہ شاید اس دن رمضان کی پہلی تاریخ ہو ہرگز صوم نہ رکھے [1]

رمضان شروع ہونے کے ایک دو دن پہلے سے پیشوائی کے صیام نہ رکھے البتہ وہ شخص رکھ سکتا ہے جو کسی اور وجہ سے ان دنوں میں ہمیشہ صیام رکھتا ہو مثلاً پیر یا جمعرات کا دن اِن تاریخوں میں واقع ہو جائے اور وہ ہمیشہ پیر اور جمعرات کے صیام رکھتا ہو تو وہ پیر یا جمعرات کی وجہ سے ان تاریخوں میں صوم رکھ لے [2]

---

[1] قال عمار من صام الیوم الذی شك فیہ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الصیام باب ما جاء فی کراھیۃ صوم یوم الشك جزء اول ص ۲۱۳)

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صومہ فلیصم ذلك الیوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب لا یتقدمن رمضان بصوم یوم جزء ۲ ص ۳۵ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب لا تقدموا رمضان بصوم یوم جزء اول ص ۳۴۸ واللفظ للبخاری)

جب شعبان کا مہینہ نصف ہو جائے تو پھر رمضان تک صیام نہ رکھے [۱]

صرف جمعہ کا صوم نہ رکھے سوائے اس صورت کے کہ جمعہ کسی ایسے دن واقع ہو جائے جس دن کوئی شخص معمول کے مطابق صوم رکھتا ہو [۲]

اگر جمعہ کے دن صوم رکھنے کا ارادہ ہو تو اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی صوم رکھے [۳]

اگر جمعہ کا صوم رکھ لیا ہو اور جمعرات کا صوم نہ رکھا ہو اور نہ ہفتہ کے صوم کا ارادہ ہو تو جمعہ کا صوم توڑ دے [۴]

---

[۱] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بقی نصف من شعبان فلا تصوموا (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الصوم باب ما جاء فی کراھیۃ الصوم فی نصف الباقی من شعبان لحال رمضان جزء اوّل ص۲۳)

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تخصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب کراھۃ صیام یوم الجمعۃ مفردا جزء اول ص۴۶۲)

[۳] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصومن احدکم یوم الجمعۃ الا یوما قبلہ او بعدہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعۃ جزء ۲ ص۵۴ وصحیح مسلم کتاب الصیام باب کراھۃ صیام یوم الجمعۃ مفردا ۱/۴۶۲)

[۴] عن جویریۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا یوم الجمعۃ وھی صائمۃ فقال أصمت امس قالت لا قال تریدین ان تصومین غدا قالت لا قال فأفطری (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعۃ جزء ۲ ص۵۴)

صرف ہفتہ کا نفلی صوم نہ رکھے۔ اگر ہفتہ کا صوم رکھنے کا ارادہ کرے تو اُس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی صوم رکھے [1]
حاجی کو عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کا صوم نہیں رکھنا چاہیئے [2]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا یوم السبت الا فیما فرض علیکم (رواہ الترمذی فی کتاب الصوم باب ما جاء فی یوم السبت وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ ص۲۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہٗ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب کراھۃ صیام الجمعۃ منفردا وصحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعۃ جزء ۳ ص۵۴ واللفظ لمسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم صوم السبت ویوم الاحد اکثر مما یصوم من الایام ویقول انھما عیدا المشرکین (ای الیھود والنصارٰی) فانا احب ان اخالفھم (مسند احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۰ ص۲۲۵)

[2] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ (ابوداؤد کتاب الصوم باب فی صوم عرفۃ بعرفۃ جزء اوّل ص۳۳۸ وسندہ صحیح۔ فتح الباری ۲۴۲/۵)

عورت اور نفلی صیام

اگر شوہر موجود ہو تو بیوی کو اس کی اجازت کے بغیر نفلی صوم نہیں رکھنا چاہیئے [1]

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأۃ وبعلھا شاھد الا باذنہ (صحیح بخاری کتاب النکاح باب صوم المرأۃ باذن زوجھا جزء ۷ ص ۳۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأۃ وزوجھا شاھد یوما من غیر شھر رمضان الا باذنہ (رواہ الترمذی وصححہ فی کتاب الصوم باب ما جاء فی کراھیۃ صوم المرأۃ الا باذن زوجھا جزء اول ص ۲۴۳)

نذر کے صیام

نذر کے صیام وہ صیام ہیں جو کسی شخص نے اپنے اوپر کسی خاص وجہ سے واجب کر لئے ہوں۔ ان صیام کا رکھنا ضروری ہے [1]

اگر کسی کے ذمہ نذر کے صیام ہوں اور وہ ان کو رکھنے سے پہلے مر جائے تو ورثاء کو چاہیئے کہ اس کی طرف سے وہ صیام رکھیں [2]

---

[1] قال اللہ تبارک وتعالےٰ "عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝

(ھل اتیٰ علے الانسان - ۶ و ۷)

[2] جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یارسول اللہ ان امی ماتت و علیہا صوم نذر أفاصوم عنہا قال ارأیت لو کان علے امك دین فقضیتیہ أکان یؤدی ذلك عنہا قالت نعم قال فصومی عن امك (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیت جزء اوّل صـ۳۶۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیت جزء اوّل صـ۳۶۳)

جماعتُ المسلمینؒ کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابیں

۱۔ تفسیر قرآنِ عزیز (۱۰؍ جلدوں میں)
۲۔ توحید المسلمین (توحید کے وسیع موضوع پر ایک جامع اور ٹھوس کتاب)
۳۔ صلوٰۃ المسلمین (نماز کی مکمل کتاب مع اعتراضات و جوابات)
۴۔ زکوٰۃ المسلمین (زکوٰۃ کے شرعی نصاب و شرح کے بارے میں مکمل تفصیلات)
۵۔ صوم المسلمین (روزوں کے متفرق مسائل)
۶۔ حج المسلمین (حج کا صحیح طریقہ۔ قرآن مجید و صحیح احادیث سے ماخوذ)
۷۔ دعوات المسلمین (مسنون دعائیں)
۸۔ برہان المسلمین (حدیث بھی کتاب اللہ ہے کے بارے میں جامع دلائل)
۹۔ منہاج المسلمین (مسلمین کے پیدائش سے موت تک کے مسائل قرآن مجید اور صحیح احادیث سے)
۱۰۔ تفہیم الاسلام (احادیث پر کئے گئے اعتراضات کا مکمل و مدلل جواب)
۱۱۔ تلاش حق (معیارِ حق کے بارے میں ایک رہنما تصنیف)
۱۲۔ التحقیق فی جواب التقلید (تقلید کا رد)
۱۳۔ ذہن پرستی ادیان اجداد کا ذہن پر اثر (شرک کی ایک قسم)
۱۴۔ صحیح تاریخ الاسلام و المسلمین (مآخذ صرف قرآن مجید، صحیح بخاری و صحیح مسلم)
ضعیف احادیث سے پاک سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کے حالات ایک ہزار صفحات سے زائد صحیح ترین تاریخ۔
۱۵۔ تاریخ مطوّل (حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر خلافتِ عثمانیہ (ترکیہ) تک کے صحیح ترین اور مستند حالات (زیرِ ترتیب))
۱۶۔ المسلم (مذاہب خمسہ کے ابطال پر ایک چیلنج رسالہ)

تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

لٹریچر منگوانے کا پتہ مرکزی مسجد المسلمین، کھوکرا پار (گیلان آباد) ۲/۱/۲ نمبر، کراچی، پاکستان۔ فون ۲۰۷۵۲۴

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا (حج - ۷۸)

اللہ تعالیٰ نے نزولِ قرآن سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلم رکھا ہے۔

○

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ (بقرہ ۱۲۸)

اے ہمارے ربّ ہم کو اپنا مسلم بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا مسلم بنا۔

○

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ○ (قلم ۳۵)

کیا ہم مسلمین کو مجرمین کے مانند قرار دیں گے؟

کا تعارف

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ، یہ کلام اپنی مثال آپ ہے ۔ جس طرح بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نازل فرمایا اسی طرح بذریعہ وحی اس کی تشریح اور تفسیر بھی نازل فرمائی جو کہ یا تو خود قرآن مجید میں ملے گی یا صاحبِ قرآن کی زبان مبارک سے ، چونکہ قرآن مجید مکمل اور محفوظ ہے لہٰذا اس کی تشریح اور تفسیر بھی وہی قابلِ عمل اور قابلِ قبول ہو گی جو منزّل من اللہ ہو اور وہ ہے حدیثِ نبوی ۔

اسی بنیاد پر یہ تفسیر مندرجہ ذیل امتیازی اوصاف کی حامل ہے ۔

ایک مسلم کی نجات کے لئے چونکہ علم و عمل لازم و ملزوم ہے لہٰذا تفسیر ہذا میں علم و عمل کو یکساں اہمیت دی گئی ہے ۔

قرآن مجید کی تفاسیر میں اکثر قال فلاں یعنی فلاں نے یہ کہا ۔ فلاں نے یہ کہا کی بھرمار ہوتی ہے ۔ ان اقوال الرجال میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم گم ہو کر رہ جاتا ہے لہٰذا اس تفسیر میں کسی کے قول کو نقل نہیں کیا گیا ۔ اللہ کے احکام کی تشریح اللہ تعالیٰ ہی کی نازل کردہ وحی : قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے کی گئی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اپنے اصلی رنگ میں موجود ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق عمل کیا جا سکتا ہے ۔

عموماً تفاسیر میں اس بات کا لحاظ نہیں رکھا جاتا کہ تفسیر میں جو حدیث نقل کی جا رہی ہے وہ سنداً صحیح بھی ہے یا نہیں ۔ یہ تفسیر ضعیف حدیث تو کجا حسن حدیث سے بھی معرّا ہے اس میں صرف صحیح احادیث کو نقل کیا گیا ہے ۔ اس لحاظ سے یہ قرآن مجید کی صحیح ترین تفسیر ہے ۔

مسائل اور احکام کی پوری عملی تشریح و توضیح سے تمام تفاسیر خالی ہیں۔ اس تفسیر میں جس جگہ قرآن مجید کے جس حکم کی تشریح کی گئی ہے وہاں ہی اس کی عملی تفسیر بھی بیان کردی گئی ہے اور اگر کسی خاص وجہ سے اس جگہ بیان نہیں کی تو کسی دوسری جگہ اس کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے اور اس دوسری جگہ کا حوالہ بھی نقل کر دیا گیا ہے۔ الغرض اگر ہر جگہ نہیں تو کسی ایک جگہ مناسب مقام پر کسی خاص مسئلہ کو پوری عملی تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے مثلاً طلاق کا ذکر آگیا ہے تو طلاق کے تمام مسائل بیان کر دیئے ہیں۔ قرض کا مسئلہ آگیا ہے تو قرض کے تمام احکام بیان کر دیئے ہیں۔ نماز کے طریقہ کا ذکر آگیا تو نماز کا پورا طریقہ بیان کر دیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ اسی طرح اگر کسی جگہ کسی چیز کی اہمیت اور فضیلت کا ذکر آگیا ہے تو اسی جگہ اس کی فضیلت اور اہمیت میں جتنی احادیث ملی ہیں ان کو بیان کر دیا گیا ہے اور یہی اس تفسیر کا ایک امتیازی وصف ہے۔

اس تفسیر میں قرآن مجید کی تلمیحات پر جن کے متعلق صحیح معلومات نہیں مل سکیں کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی مثلاً ہاروت ماروت پر کوئی بحث نہیں کی گئی۔ اس بات کی بھی کوئی کوشش نہیں کی گئی کہ اُس فرعون کا نام معلوم کریں جو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھا۔ اس بات کی وضاحت بھی نہیں کی گئی کہ وہ لوگ کون تھے جو اپنے گھروں کو چھوڑ کر نکلے ان کو اللہ تعالیٰ نے مار دیا اور پھر زندہ کر دیا۔ اوّل تو اِن بحثوں سے عمل کا کوئی تعلق نہیں۔ دوسرے ان بحثوں کو شامل کرنے سے تفسیر میں غیر یقینی چیزیں شامل ہو جاتیں اور اس طرح تفسیر کا معیار گر جاتا۔ البتہ ان تلمیحات کا جو پہلو عبرت انگیز تھا اس کو بیان کر دیا گیا ہے اور بے فائدہ باتوں کو کلیتہً نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

یہ تفسیر ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بالاتر ہے اس میں کسی مسلک، مکتب فکر اور فرقہ کی تعلیمات کا پرچار نہیں کیا گیا۔ اس میں صرف اور صرف خالص اسلام کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ تفسیر علماء اور عامۃ المسلمین کے لئے یکساں مفید ہے اور یہ بھی اس کا ایک اعزاز ہے۔

شعبہ نشر و اشاعت

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کے امتیازی اوصاف

① جماعت المسلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھے ہوئے نام "جماعت المسلمین" ہی سے موسوم ہے۔

② جماعت المسلمین اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی تعمیل کو فرض اور ترکِ سنّت کو گناہ سمجھتی ہے۔

③ جماعت المسلمین میں شامل ہر فرد صرف مسلم ہے۔ مسلمان خود ساختہ نام ہے۔

④ جماعت المسلمین کا دین صرف اسلام ہے۔ اس کا کسی مذہب، مسلک، مکتب فکر اور فرقہ سے کوئی تعلق نہیں۔

⑤ جماعت المسلمین کے پاس دین میں کسی کے فتوے، اجتہاد، رائے اور قیاس کی قطعًا کوئی گنجائش نہیں۔

⑥ جماعت المسلمین صرف قرآن مجید اور احادیث صحیحہ ہی کو اسلام سمجھتی ہے۔

⑦ جماعت المسلمین کے پاس جو کچھ ہے اس کا انکار کفر ہے۔

⑧ جماعت المسلمین اور اس کے امیر سے چمٹے رہنے کا حکم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے یہ اعزاز کسی اور جماعت یا فرقہ کو حاصل نہیں ہے۔

⑨ جماعت المسلمین کو چھوڑنا جاہلیت کی موت کو دعوت دینا ہے۔

⑩ جماعت المسلمین کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے۔

⑪ جماعت المسلمین امیر کی بیعت اور اطاعت کو لازم سمجھتی ہے یہ بیعت پیری مریدی، مراقبے، چلہ کشی، ہزارہ تسبیح پڑھنے اور ضربیں لگانے کی بیعت نہیں ہے بلکہ دنیا کے چپہ چپہ پر اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو بلند کرنے کی بیعت ہے۔

⑫ جماعت المسلمین بدعت کو شرک سمجھتی ہے۔

⑬ جماعت المسلمین کا نصب العین اعلائے کلمۃ اللہ۔ خالص دین اسلام کی اشاعت، شرک و بدعت اور فرقہ بندی کا استیصال ہے۔

⑭ جماعت المسلمین ختم نبوت کے انکار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ذرا سی بے ادبی اور گستاخی کو کفر سمجھتی ہے۔

شعبۂ نشر و اشاعت جماعت المسلمین

مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا
نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا،
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (آل عمران - ٦٧)

ابراہیم (علیہ السّلام) نہ یہودی تھے، نہ عیسائی تھے
بلکہ وہ تو ایک اللہ کے ماننے والے مسلم تھے۔ وہ
مشرکین میں سے بھی نہیں تھے۔

○

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ
تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○ (اعراف - ١٢٦)

اے ہمارے رب ہمیں صبر عطاء فرما اور ہمیں اس
حالت میں موت دے کہ ہم مسلم ہوں۔